انسانیت کا نجات دہندہ ﷺ غیروں کی نظر میں

مرتب: حافظ عبدالمنان اعوان

تاریخ عالم شاہد ہے کہ روئے ارضی پر آنحضور ﷺ کے سوا کوئی انسان ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے خود اپنی ہی زندگی کو اپنے دعوے کی صداقت کے لئے بطورِ دلیل پیش کیا ہو۔ یہ بڑا ہی مشکل بلکہ ناممکن کام ہے کہ کوئی مصلح، قائد یا پیشوا ایسی جرأت کر سکے اور اپنی ہی زندگی کو اپنے دعوے کی صداقت کے لئے بطورِ دلیل پیش کر سکے۔ آپ زندگی کے کسی دور میں ہوں اور آپ کو جس کسی مرحلہ میں صحیح اور بہترین عملی نمونۂ حیات کی ضرورت محسوس ہو، آپ پیغمبر اسلام محمد ﷺ ہی کو اپنے لئے بہترین راہنما اور کامل ترین معلّم پائیں گے۔

آنحضرت ﷺ بہترین اخلاق و اوصاف کے مالک تھے۔ ان کا کردار بنی نوعِ انسان کے لئے بہترین نمونہ تھا جسے قرآن نے اُسوۂ حسنہ کا نام دیا ہے۔ ہر آدمی میں کوئی نہ کوئی کمزوری ہوتی ہے اور کبھی نہ کبھی اس سے کوئی ایسا قول یا فعل سرزد ہوتا ہے جس کو خود اس کی نظر بھی قابل گرفت قرار دیتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے علاوہ دنیا میں کبھی کوئی آدمی ایسا پیدا نہیں ہوا جس کو خود اپنے بعض اقوال و اعمال میں عیب یا کم از کم ناپسندیدگی کا کوئی پہلو نظر نہ آتا ہو۔ یہ تو آنحضرت ﷺ کی زندگی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مکمل ترین نمونۂ کردار بنا کر بھیجا تھا۔

آیئے آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور خلق عظیم کی ایک جھلک دنیائے کفر کے چند مؤرخین و فاتحین و مصنفین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

نپولین بوناپارٹ محسنِ انسانیت آنحضرت ﷺ کی ذاتِ گرامی پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہے:

''محمد (ﷺ) کی ذات ایک مرکزِ ثقل تھی جس کی طرف لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔ اُن (ﷺ) کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا مطیع و گرویدہ بنا لیا اور ایک گروہ پیدا ہو گیا جس نے چند ہی سال میں اسلام کا غلغلہ دنیا میں بلند کر دیا۔ اسلام کے اِن پیروؤں نے دنیا کو جھوٹے خداؤں سے چھڑا لیا۔ انہوں نے بُت سرنگوں کر دیئے۔ موسیٰ و عیسیٰ (علیہما السلام) کے پیروؤں نے پندرہ سو سال میں کفر کی نشانیاں اتنی منہدم نہ کی تھیں جتنی اِن متبعین اسلام نے صرف پندرہ سال میں کر دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ محمد (ﷺ) کی ہستی بہت ہی بڑی تھی۔''(۱)

مشہور یورپین محقق لین پول رقم طراز ہے:

''محمد (ﷺ) نہایت بااخلاق اور رحم دل بزرگ تھے۔ اُنؐ کی بے ریا خدا پرستی، عظیم فیاضی مستحق تعریف ہے۔ آپؐ اس قدر انکسار پسند تھے کہ بیماروں کی عیادت کو جایا کرتے تھے، غلاموں کی دعوت قبول کر لیتے، غریبوں سے زیادہ محبت کرتے اور اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتے تھے۔ بے شک آپؐ مقدس پیغمبر تھے''۔ (قرآن کوئز)

ڈاکٹر مسز اینی بیسنٹ نے اپنے تاثرات کا اظہار یوں کیا:

''جہاں تک اسلام کے بانی کا تعلق ہے، آپؐ کی زندگی کی تاریخ میں علم الاصنام کا وہ عنصر نہیں پایا جاتا جس نے دوسرے بڑے مذہبی پیشواؤں کی زندگیوں پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ آپؐ کی زندگی ایک ایسے زمانے میں بسر ہوئی تھی جسے تاریخی زمانہ کہا جاتا ہے — آپؐ کی زندگی اپنے خدّوخال کے اعتبار سے کس قدر سادہ، کس قدر بہادرانہ تھی! آپؐ تاریخ کے ایک کٹھن دور میں پیدا ہوئے تھے جو سخت اور مشکل حالات سے گھرا ہوا تھا۔ آپؐ ایک ایسی قوم میں پیدا ہوئے تھے جو سرتاپا اوہام پرستی میں ڈوبی ہوئی تھی۔

ہمیں آپؐ کی زندگی اِس قدر شریفانہ اور اِس قدر سچی نظر آتی ہے کہ ہم فوراً معلوم کر لیتے ہیں کہ کیوں آپؐ کو اپنے گردوپیش کے لوگوں تک اپنے خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ مکّہ کے تمام مرد، عورتیں اور بچے آپؐ کو الامین کے نام سے پکارا کرتے تھے، یعنی صادق، دیانت دار۔ مجھے اِس سے زیادہ پائے کا اور زیادہ شریفانہ اور کوئی لقب نہیں ملتا جس سے وہ آپؐ کو پکارا کرتے تھے۔''(۲)

مسٹر گبن لکھتے ہیں:

''ہر انصاف پسند شخص یہ یقین کرنے پر مجبور ہے کہ محمد (ﷺ) کی تبلیغ وہدایت خالص سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔'' (قرآن کوئز)

پنڈت گوپال کرشن آنحضرت ﷺ کی سیرتِ طیبہ یوں بیان کرتے ہیں:

''رِشی محمد (ﷺ) کی زندگی پر جب ہم وچار کرتے ہیں تو یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ ایشور نے اُنؐ کو سنسار سدھارنے کے لئے بھیجا تھا۔ اُنؐ کے اندر وہ شکتی (قوت) موجود تھی جو ایک گریٹ ریفارمر (مصلح اعظم) اور ایک مہاپُرش (ہستیٔ اعظم) میں ہونی چاہئے۔ وہ عرب کے فاتح اعظم تھے مگر مفتوح اقوام کے لئے پیغامِ رحم وکرم تھے۔ آپؐ کی تعلیم میں ایک چمکتا ہوا ستارہ یہ بھی ہے کہ وہؐ امیر وغریب کو ایک ہی سطح پر زندگی بسر کرنے کا ڈھب سکھلاتے تھے۔ آپؐ کا قول تھا کہ غریب کے پہلو میں بھی دل ہے جو اچھے سلوک سے خوش اور بُرے سلوک سے ناخوش ہوتا ہے۔''(۳)

مشہور روسی محقق کاؤنٹ طالسطائی رقم طراز ہے:

''حضرت محمد (ﷺ) دُنیا میں مصلح عظیم بن کر آئے تھے اور آپؐ میں ایسی برگزیدہ قوت پائی جاتی تھی جو کہ قوّت بشری سے بہت زیادہ ارفع واعلیٰ تھی''۔ (قرآن کوئز)

جارج برناڈ شا لکھتا ہے:

''ازمنۂ وسطیٰ میں عیسائی راہبوں نے اپنی جہالت اور تعصب کی وجہ سے مذہب اسلام کی بڑی بھیانک تصویر پیش کی ہے۔ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی' انہوں نے حضرت محمد (ﷺ) اور آپؐ کے مذہب کے خلاف باضابطہ تحریک چلائی۔ میں نے ان باتوں کا بغور مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہے اور میں اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ محمد (ﷺ) ہستیٔ عظیم تھے اور صحیح معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ''۔ (قرآن کوئز)

حواشی

(۱) بونا پارٹ اور اسلام' از شیفلر' پیرس فرانس' ص ۱۰۵۔
(۲) ۱۹۱۲ء میں ایک تصوف کانفرنس میں حضورِ مقبول ﷺ کی حیاتِ طیبہ پر ایک تقریر۔
(۳) بھارت سماچار' ''مہاپُرش'' کے عنوان سے ایک مضمون سے اقتباس۔